

## 20738 - نکاح متعہ اور اسے مباح کہنے والے رافضی شیعوں پر رد

### سوال

کیا اسلام میں کوئی مؤقت شادی کی اصطلاح پائی جاتی ہے؟

میرے ایک دوست نے پروفیسر ابوالقاسم جورجی کی کتاب پڑھی اور اس سے بہت ہی متاثر ہوا اور کہنے لگے کہ اگر وہ شادی کرنا چاہتا ہے تو ان دونوں پر کوئی حرج نہیں کہ متعہ کرلیں ( اسلام میں مؤقت شادی کے لیے ایک شرعی اصطلاح ہے )

مؤقت شادی کی تعریف یہ ہے کہ : جب کسی کو پسند لگے تو اس کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ تھوڑی مدت کے لیے شادی کرلے -

تو کیا یہ ممکن ہے کہ آپ مجھے متعہ کے بارہ میں مزید معلومات دیں ، اور اس سوچ اور فکر پر کس فرقہ اور گروپ کا ایمان ہے؟ گزارش ہے کہ قرآن و حدیث کے دلائل کے ساتھ وضاحت کریں -

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

متعہ - یا مؤقت شادی - یہ ہے کہ کوئی شخص کسی عورت سے کچھ معین وقت کے لیے کچھ مال کے عوض شادی کرے -

شادی میں اصل تو یہ ہے کہ اس میں استمرار اور ہمیشگی ہو ، اور مؤقت شادی - یعنی متعہ - شروع اسلام میں مباح تھی لیکن بعد میں اسے حرام کر دیا گیا اور قیامت تک یہ حرام ہی رہے گی -

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح متعہ اور گھریلو گدھے کے گوشت کو خیبر کے دور میں منع فرمایا تھا -

اور ایک روایت میں ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے روز عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھے کے گوشت سے روک دیا - صحیح بخاری حدیث نمبر ( 3979 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1407 ) -

اور ربیع بن سیرہ جہنی رحمہ اللہ تعالیٰ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں حدیث بیان کی کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( اے لوگو! میں نے تمہیں عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی ، اور اب اللہ تعالیٰ نے اسے قیامت تک کے لیے حرام کر دیا ہے ، اب جس کے بھی پاس ان میں سے کچھ ہو وہ انہیں چھوڑ دے اور جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لو ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1407 ) -

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تو شادی کو اپنی نشانی قرار دیا ہے جو غور و فکر اور تدبیر کی دعوت دیتی ہے ، اور اللہ تعالیٰ نے خاوند اور بیوی کے مابین مودت و محبت اور رحمت پیدا کی ہے اور خاوند کے لیے بیوی کو سکون والی بنایا اور اولاد پیدا کرنے کی رغبت پیدا کی ہے ، اور اسی طرح عورت کے لیے عدت اور وراثت بھی مقرر فرمائی ہے ، لیکن یہ سب کچھ اس حرام متعہ میں نہیں پایا جاتا -

رافضیوں کے ہاں - یہ شیعہ ہی ہیں جو متعہ کے جواز کے قائل ہیں - متعہ کی جانے والی عورت نہ تو بیوی ہے اور نہ ہی لونڈی ، اور اللہ تعالیٰ کا فرمان تو یہ ہے :

اور جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے یقیناً یہ ملامتیوں میں سے نہیں ، جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہ ہی حد سے تجاوز کرنے والے ہیں المؤمنون ( 5-7 )

رافضی شیعہ نے متعہ کی اباحت پر ایسے دلائل سے استدلال کیا ہے جن میں سے کوئی دلیل بھی صحیح نہیں :

۱ - اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اس لیے جن سے تم فائدہ اٹھاؤ ان کا مقرر کیا ہوا مہر دے دو النساء ( 24 ) -

ان کا کہنا ہے کہ :

اس آیت میں متعہ کے مباح ہونے کی دلیل ہے ، اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ان کے مہر کو اللہ تعالیٰ کے فرمان استمتعتم سے متعہ مراد لینے کا قرینہ بنایا ہے کہ یہاں سے مراد متعہ ہے -

رافضیوں پر رد :

اس کا رد یہ ہے کہ : اللہ تعالیٰ نے اس سے قبل آیت میں یہ ذکر کیا ہے کہ مرد پر کونسی عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے اور اس آیت میں مرد کے نکاح کے لیے حلال عورتوں کا ذکر کیا اور شادی شدہ عورت کو اس کا مہر دینے کا حکم دیا ہے -

اور اللہ تعالیٰ نے شادی کی لذت کو پہاں پر استمتاع سے تعبیر کیا ہے ، اور حدیث شریف میں بھی اسی طرح وارد ہے :

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

( عورت پسلی کی مانند ہے اگر اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو توڑ بیٹھو گے ، اور اگر اس سے فائدہ لینے کی کوشش کرو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے ، اور اس میں کچھ ٹیڑھا پن ہے ) صحیح بخاری حدیث نمبر ( 4889 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1468 ) -

اوپر والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مہر کو اجرت سے تعبیر کیا ہے پہاں سے وہ مال مراد نہیں جو متعہ کرنے والا متعہ کی جانے والی عورت کو عقد متعہ میں دیتا ہے ، کتاب اللہ میں ایک اور جگہ پر بھی مہر کو اجرت کہا گیا ہے :

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

اے نبی ( صلی اللہ علیہ وسلم ) ہم نے تیرے لیے تیری وہ بیویاں حلال کردی ہیں جنہیں تو ان کے مہر دے چکا ہے الاحزاب ( 50 ) -

تو پہاں پر اللہ تعالیٰ نے آیت اجورہن کے الفاظ بولے ہیں جس سے یہ ثابت ہوا کہ شیعہ جس آیت سے متعہ کا استدلال کر رہے ہیں اس میں متعہ کی اباحت کی نہ تو کوئی دلیل ہی ہے اور نہ ہی کوئی قرینہ ہی پایا جاتا ہے -

اور اگر بالفرض ہم یہ کہیں کہ آیت اباحت متعہ پر دلالت کرتی ہے تو ہم یہ کہیں گے کہ یہ آیت منسوخ ہے جس کا ثبوت سنت صحیحہ میں موجود ہے کہ قیامت تک کے لیے متعہ حرام کر دیا گیا ہے -

ب - ان کی دوسری دلیل یہ ہے کہ بعض صحابہ کرام سے اس کے جائز ہونے کی روایت ملتی ہے اور خاص کر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے -

اس کا رد یہ ہے کہ : رافضی و شیعہ اپنی خواہشات پر چلتے ہیں اور ان میں اتباع ہوا ہے ، وہ تو سب صحابہ کرام کو ( نعوذ باللہ ) کافر قرار دیتے ہیں ، اور پھر آپ دیکھیں کہ ان کے افعال سے استدلال بھی کرتے ہیں جیسا کہ پہاں اور اس کے علاوہ بھی کئی ایک مواقع پر کیا ہے -

اور جن سے متعہ کے جواز کا قول ملتا ہے انہیں تحریم متعہ کی نص نہیں پہنچی اس لیے انہوں نے جواز کا قول کہا ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اباحت معتہ کے قول پر صحابہ کرام نے تو رد بھی کیا ہے ( جن میں علی بن ابی طالب ، اور عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ) شامل ہیں -

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارہ میں سنا کہ وہ عورتوں

سے متعہ کے بارہ میں نرمی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے :

اے ابن عباس ذرا ٹھہرو بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن اس سے اور گھریلو گدھوں سے روک دیا تھا - صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1407 ) -

آپ سے گزارش ہے کہ مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر ( 2377 ) اور ( 6595 ) کے جوابات کا بھی مراجعہ کریں

-

واللہ اعلم .